[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] .... [illegible]

[illegible] .... [illegible]

[illegible] .... [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

حامداً ومصلیاً ومسلماً

اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وبارک وسلّم کو تمام عالم کے لئے رحمت بنا کر دنیا میں بھیجا آپ نے مخلوق کو خالق سے قرب حاصل کرنے کا طریقہ سکھایا قرآن وحدیث میں تزکیہ نفس وتصفیہ قلب کے راستے بتائے گئے ہیں حضور علیہ السلام کے بتاتے ہوتے طریقوں کو آپ کے نائبین یعنی علمائے ربّانی نے لوگوں میں پھیلایا اور تشنگان جام محبت کو بادۂ معرفت سے بہرہ اندوز بنایا یہ وہ جماعت ہے جو علماً وعملاً نبی کریم علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیم کی پیروی میں دن رات مشغول رہتی ہے اسی مقدس جماعت کو صوفیہ اور ارباب تصوّف کہا کرتے ہیں۔ حق تو یہ ہے کہ بقول حضرت شہیدِ محبت جناب مولانا محمد حسین صاحب الہ آبادی قدس سرہ کے "تمام عالم میں حضرات اہل تصوف ہی کا فرقہ ہے جو خالق کا برگزیدہ خلق کا پسندیدہ ہے انھیں حضرات کے قلوب اللہ کی سچّی محبت کے مسکن اسرار الٰہیہ کے مخزن حقائق ومعارف حقّہ کے معدن ہیں" ائمہ تصوف نے اپنی تالیفات میں وہ حقائق بیان فرمائے ہیں جن سے طالبان معرفت بے شمار برکات وانوار حاصل کرتے ہیں۔ لیکن ان حضرات کی تحریروں میں بعض دقیق اور غامض

[illegible]

[illegible]

کے سامنے چراغ کا وجود۔ مگر اس وجود کو معدوم نہ سمجھو انتہیٰ بجا تسلہ (تجدید تصوف)

اس مسئلہ کے ماننے والے بھی بہت ہیں اس پر معترضین اور اس کے منکرین بھی کم نہیں ہیں۔ وحدت الوجود کا غلط مفہوم حضرت شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ کی مراد کے خلاف سمجھنے والے بھی کافی تعداد میں ہیں

محققین صوفیہ نے معترضین کے جوابات میں کتابیں لکھیں اعتراضات کو براہین عقلیہ و دلائل نقلیہ سے رد کیا شیخ قدس سرہ کے اقوال کے صحیح مطالب بیان کئے اور ثابت کیا کہ ان کے اقوال کتاب و سنت کے خلاف نہیں ہیں۔ حال ہی میں مولانا تھانوی رحمۃ نے ایک کتاب التنبیہ الطربی فی تنزیہ ابن العربی لکھی ہے بہر حال ان کتابوں میں سے ایک رسالہ فارسی زبان میں مجھے ملا جو پرانے زمانے کا قلمی لکھا ہوا ہے افسوس ہے کہ اس کا آخری حصہ جو میرے اندازہ میں تقریباً رسالے کا ایک ثلث ہوگا میرے پاس آنے سے پہلے ہی ضایع ہو چکا اس لئے یہ نہیں معلوم ہو سکتا کہ اس کی کتابت کب ہوئی ہے ہاں دیباچہ کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوا کہ یہ رسالہ سلطان سلیم خان بن بایزید خان بن محمد خان کے زمانہ میں تالیف کیا گیا ہے جن کا زمانہ تقریباً ساڑھے چار سو برس پہلے گذرا ہے اور مولف رحمہ اللہ سلطان ممدوح کے مصاحبین و مقربین میں تھے اور سلطان موصوف کے حکم و ایما سے یہ کتاب لکھی ہے مولف کا نام الشیخ الملکی اور رسالہ کا نام "بجانب الغربی فی حل مشکلات الشیخ محی الدین بن العربی" ہے شیخ پر معترضین نے جو اعتراضات کئے ہیں اس رسالہ میں ان کے جوابات بہت خوبی سے دئے گئے ہیں۔ اس رسالے میں ایسے علمی مضامین ہیں جن سے مولف کا تبحر علوم عقلیہ و نقلیہ میں بطریق احسن ظاہر ہوتا ہے۔ یہ رسالہ اس کا مستحق ہے کہ اس کو طبع کرا کے شایع کیا جائے لیکن افسوس ہے کہ رسالہ ناتمام ملا اور جو حصہ موجود ہے اس کے اوراق بھی جا بجا ضایع ہو گئے ہیں مجھے تو اس کا کوئی دوسرا نسخہ نہ مطبوعہ مل سکا نہ قلمی۔ یہ رسالہ

ف مولانا تھانوی نے لکھا ہے کہ اس کا حاصل بھی وہی ہے

ف افسوس کہ باوجود تلاش شیخ کا نام و حال نہ معلوم ہو سکا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وصل کلام شیخ را ترجمہ کنیم ...... شیخ رضی اللہ عنہ در عقیدۂ اول از فتوحات فرمودہ
کہ واجب تعالیٰ ...... موجود است بنفس خود ندارد افتتاحے وجود او و ندارد
نہایتے بقائے او بلکہ او وجود یست مطلق۔ منکران شیخ چوں ایں عبارت را در اول
فتوحات دیدند و در بعضے از مصنفات او مثل او یافتند جزم کردند کہ شیخ وجودیہ است
و تکفیر او کردند و بعضے از معتقدان شیخ چوں ایں عبارت دیدند اعتقاد کردند کہ مراد
شیخ آن است کہ باری تعالیٰ وجود مطلق است یعنی وجود عام کہ از معقولات ثانیہ
است و چوں وجود مطلق باں معنی در خارج موجود نیست تکلفات کلی ارتکاب کردند
و گفتند کہ او کلی طبعی است و در حد ذات خود وجود مستقل ندارد پس دائما ازلاً و
ابداً او را مظہرے از مظاہر باید کہ در ضمن آن متحقق گردد بقدم عالم قائل شدند و
انواع اعتقادات فاسدہ ازاں اصل فاسد لازم آمد لاجرم ملحد شدند و از دائرہ
شریعت بیروں رفتند و مراد شیخ رضی اللہ عنہ بایں کہ باری تعالیٰ نہ علت است
نہ معلول۔ آنچناں کہ در باب ششم از فتوحات فرمودہ است کہ حق تعالیٰ او ست
موصوف بوجود مطلق زیرا کہ او سبحانہ نہ معلول است چیزے را و نہ علت است
بلکہ او موجود است ...... سوال اگر گویند کہ عدم معلولیت او ظاہر است فاما
عدم علیت او ظاہر نیست۔ جواب علت دو معنی دارد یکے لغوی و باں معنی شامل
فاعل است و قابل ست و غایۃ است و صورت و شرط و معد و ارتفاع مانع۔ و شک
نیست کہ باری تعالےٰ بایں معنی علت است زیرا کہ او صانع عالم است دوم اصطلاحی
چنانچہ فلاسفہ میگویند کہ ذات باری تعالیٰ بے ملاحظۂ امر دیگر خواہ آں نفس الامری باشد
مثل امکان عقل اول و وجوب او بالغیر و خواہ موجود خارجی باشد مثل قدرت و ارادۃ
نزد اہل سنت او علۃ تامہ عقل اول است و ایں معنی ایجاب است و علی ہذا وجود
باری تعالیٰ ملازم وجود عقل اول باشد و با او مقید چہ انفکاک او از وے محال است

کند خواه ایجاد غیر- و منازعت دریں باب مکابره است- دلیل دیگر- هر مفهومے
که مغائر وجود است مانند انسان مثلاً مادام که وجود منضم باو نشود بوجهے از وجوه او
در نفس الامر موجود نیست قطعاً- و مادام که ملاحظهٔ انضمام وجود باو نکند حکم نکنند
حکم باینکه او موجود است نتوان کردن- پس هر مفهومے که مغایر وجود است او محتاج
است در موجود بودن خود بغیر او- و ممکن است چه امکان را معنی دیگر نیست
الا آنکه او محتاج است در موجود بودن بغیر پس هر مفهومے که او مغایر وجود باشد
او ممکن باشد و علی هذا وجود باری تعالیٰ غیر او نباشد و الا ممکن باشد تعالی الله
عن ذٰلک علوا کبیرا- سوال- اگر گویند که ممکن آنست که محتاج باشد در موجودیت
خود بغیرے که موجد او باشد نه محتاج بغیرے که وجود او باشد- جواب- چون احتیاج
بغیر در موجودیت است پس موجودیت را از غیر استفاده کرده باشد و معلول
او شده باشد و در موجود بودن خود بران غیر موقوف باشد پس ممکن باشد خواه آں
غیر را وجود او گویند خواه او را موجد نامند- دلیل دیگر- واجب در حد ذات خود
منافی عدم است و او ابعد مفهومات است از قبول عدم زیرا که ماعداے او را
امتناع از قبول عدم لذاته نمی کند بلکه بواسطهٔ وجود امتناع از قبول عدم می کند و
شک نیست که واجب آن است که منافی عدم لذاته باشد نه آن است که منافی
عدم بواسطهٔ غیر باشد و وجود منافی عدم است لذاته نه بواسطهٔ وجود دیگر و الا
تسلسل در وجود لازم آید پس لازم آمد که وجود واجب باشد-
دلیل دیگر- اگر وجود باری غیر او باشد اگر در خارج موجود باشد وجود او غیر او نباشد
دفعاً للتسلسل پس باری تعالیٰ در موجودیت خود محتاج باشد بممکن که غیر او
است و آں ممکن در موجودیت خود محتاج بغیر نباشد پس باری تعالیٰ بامکان
اولےٰ باشد تعالی الله عن ذٰلک علوا کبیرا و اگر در خارج نباشد بلکه وجود او

[illegible]

[illegible]

بودن و زایل نمی شود هنگام زوال اعتقاد عرضیت باعتقاد جوهریت و زوال
اعتقاد جوهریت باعتقاد واجبیت - پس اگر وجود عین جوهر و عرض بودے
بایستے کہ اعتقاد موجودیت زایل شدے پس معلوم شد کہ وجود مشترک است
میان جوهر و عرض اشتراک معنوی نہ اشتراک لفظی - و چون جناب شیخ ابو الحسن
اشعری رحمة اللہ علیہ رحمة واسعة ازاں اجل و ارفع است کہ سخنے بگوید کہ ظاہر
البطلان باشد ہر آئینہ علماء محققین سخن او را براں حمل کردہ اند کہ مراد شیخ
اشعری بعین آن ست کہ وجود ممتاز نیست از ماہیت امتیاز خارجی یعنی در
خارج چیزے نیست کہ او را ماہیت گویند و چیزے دیگر نیست کہ او را وجود گویند
تا آں وجود کہ در خارج است عارض آں ماہیت کہ در خارج است شود عروض
خارجی مانند عروض سواد مر جسم را چہ در خارج چیزے ہست کہ او را جسم گویند و
چیزے دیگر است کہ او را سواد گویند و او عارض جسم شدہ است در خارج عروض
خارجی بلکہ بودن ماہیت در خارج ہمیں نفس حصول و تحقق است لا غیر۔
و ایں عین کلام اشراقین است چہ ایشاں گفتہ اند کہ ماہیات بذواتہا اثر
فاعل اند یعنی ذات فاعل مستتبع ذات معلول است و چوں ذات معلول
در خارج پیدا شد عقل انتزاع کون و حصول و وجود از وے می کند و بر و حمل
میکند - پس ہیچ فرقے نہ شد میان ایں دو کلام الا باینکہ اشراقین بوجود ذہنی
قایل اند پس می گویند کہ وجود عین ماہیت است در خارج و غیر ماہیت است
در ذہن - زیرا کہ او محمول است برو و محمول می باید کہ بموضوع در خارج متحد باشد
و در ذہن مغایر باشد تا حمل صحیح شود چونکہ شیخ اشعری رح بوجود ذہنی قائل نیست
لہذا گفت کہ وجود عین ماہیت است فقط

وصل دوم - در بیان آنکہ آں کلام عین کلام شیخ محی الدین قدس سرہ است

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]

کوئی اور چیز نہیں ہے۔ اس غلطی کا سبب یہ ہے کہ انھوں نے محققین کی سی تحقیق (یعنی تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب کی روشنی میں) نہیں کی ورنہ اس کے قائل نہ ہوتے۔ ص۱۱ تجرید محقق نصیر الدین طوسی شیعی کی کتاب علم کلام میں ہے۔ میر سید شریف۔ سید شریف جرجانی اور مولانا سعد الدین تفتازانی علمائے اہل سنت میں سے بڑے پایہ کے ہوئے ہیں سمات جمع سمۃ بمعنی علامت۔ تعدد حقیقی یعنی واقع میں کئی حقیقتوں کا ہونا بخلاف تعدد اعتباری کے یعنی ایک شے جو حقیقت میں ایک ہے اس کو کئی اعتبار سے کئی سمجھ لینا۔ برہان دلیل مفید یقین۔ مکابرہ دعویٰ بلا دلیل کہ منشا را و کبر نفس باشد ص۱۲ قاذورات۔ انجاس، پلید چیزیں۔ حاشا للہ۔ در ینجا حاشا برائے تنزیہ است یعنی خدا نخواستہ۔

صفہ۱۳ قدم عالم عالم کا غیر مسبوق بالعدم ہونا۔ غایۃ۔ علت غائی۔ یعنی وہ امر کہ جس کا وجود ذہنی معلول کے وجود خارجی سے پہلے ہو اور وجود خارجی اس کے بعد ہو سکے اور وہی امر فعل کا باعث ہو۔ جیسے تخت کیلئے بیٹھنا۔ مثلاً

علۃ تامہ۔ جس کے وجود کو معلول کا وجود لازم ہو۔ ص۱۴ ان الفلاسفۃ ..... واثبتوا للہ الایجاب۔ فلاسفہ نے اس امر کی تصریح کی ہے کہ عالم کا وجود یعنی لانا اللہ تعالیٰ کی ذات کے لوازم میں سے ہے اس لئے ذات باری کا عالم سے خالی ہونا محال ہے نتیجہ ظاہر ہے کہ ان کے لئے اللہ کی قدرت کا انکار اور اسکے لئے ایجاب کا ثابت کرنا لازم آیا یعنی اللہ تعالیٰ عالم کے پیدا کرنے پر قادر نہیں ہے بلکہ اس پر ایجاد عالم واجب ہے کیونکہ قدرت ہونے کی صورت میں پیدا کرنا اور نہ پیدا کرنا دونوں پر اسے اختیار ہوگا اور ان کے قول پر تو وہ ایجاد پر مجبور ہو گیا۔

قدوس لم یزل۔ تمام نقائص سے منزہ اور غیر مسبوق بالعدم۔

صفہ۱۵ وجود خاص۔ وجود حقیقی محقق فی الخارج۔ پس ممکن بالذات باشد

کیونکہ جب وہ اپنے وجود میں غیر کی طرف محتاج ہوا تو وہ واجب بالذات تو ہو نہیں سکتا لہذا ممکن بالذات اور
واجب بالغیر ہوگا۔ معرا مبرا۔ خیالی۔ لابشرط شے۔ غیر مقید بچیزے نفیا و اثباتا
صفہ ۱۶ درحد ذات خود اپنے مرتبہ ذات میں یعنی جبکہ اس ذات کے علاوہ کسی اور چیز کا لحاظ نہ کیا جائے
منافی عدم لذاتہ یعنی خود اس کی ذات بلا واسطہ غیر کے عدم کے محال ہونے کی مقتضی ہے۔
صفہ ۱۷ حمل مواطاۃ حمل بالمواطاۃ اسے کہتے ہیں کہ محمول موضوع کی طرف بلا واسطہ کسی اور
مفہوم کے خود مسند ہو جیسے زید رجل میں رجل زید کی طرف مسند ہے۔
حمل اشتقاق حمل بالاشتقاق یہ ہے کہ محمول موضوع کی طرف کسی اور مفہوم کے واسطے سے
مسند ہو یا یہ کہ محمول سے کوئی چیز مشتق کر کے اس کو مسند کیا ہو جیسے علم کی اسناد زید کی
طرف۔ اس طریقہ پر کہ زید ذو علم۔ زید لہ علم۔ زید عالم وغیرہ۔
صفہ ۱۸ ممتنع الاشتراک۔ جس میں اور کی شرکت محال ہو۔
حکما۔ جمع حکیم کی۔ جن لوگوں نے موجودات کے احوال معلوم کرنے کی بقدر طاقت اوساط الناس
کے کوشش کی اور کسی مذہبی تعلیم کے پابند نہیں رہے بلکہ محض اپنی عقل اور سمجھ سے کام لیا وہ حکما
کہے جاتے ہیں۔ حکما دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جماعت جس نے چل پھر کر پڑھ پڑھا کر ادلہ
عقلیہ قائم کر کے اپنے دعووں کا ثبوت پیش کیا اس جماعت کا نام حکمائے مشائین ہوا۔ دوسری
وہ جماعت جس نے ریاضت و مجاہدہ سے صفائی قلب حاصل کر کے نور اشراق کے ذریعہ سے
حقائق اشیا کو معلوم کرنے کا دعوی کیا اس جماعت کا نام حکمائے اشراقین ہوا۔
معقولات اولے۔ چونکہ یہ مفاہیم ذہن میں پہلے حاصل ہوتے ہیں اس لئے ان کا یہ نام
رکھا گیا پھر ان صور ذہنیہ کو جو مفاہیم عارض ہوتے ہیں وہ معقولات ثانیہ قرار پائے کیونکہ وہ
ذہن میں معقولات اولے کے بعد آتے ہیں مثلاً پہلے انسان کا مفہوم سمجھا جاتا ہے۔ پھر دوسرے
درجہ میں اس کا کلی ہونا سمجھا جاتا ہے لہذا انسان کا مفہوم معقول اول ہوا اور اس کا کلی ہونا معقول
ثانی۔ صفہ ۱۹ کنہ۔ حقیقت۔ ظاہر البطلان جس کا غلط ہونا کھلا ہوا ہو۔ بادی الرائے ظاہر سمجھ
یعنی بظاہر۔ اشتراک لفظی ایک لفظ کے متعدد معنی ہونا۔ اشتراک معنوی۔ ایک مفہوم کے متعدد
افراد ہونا۔ بر این تقدیر۔ اس صورت میں
صفہ ۲۰ مستتبع مستلزم۔ ساتھ نہ چھوڑنے والا۔ شیخ محی الدین ابن العربی صاحب فتوحات
و فصوص وغیرہ از کبار اولیائے عظام قدس سرہ۔ مادام تا وقتیکہ۔ کما لا یخفی۔۔۔۔ تامل جیسا کہ کچھ بھی
غور کا مادہ رکھنے والے پر یہ ظاہر ہے۔

۲۲ صفحہ ۲۱ قول باینکہ انضمام - غالباً صحیح اس طرح ہے "قول بانضمام - زبدۂ خلاصہ عمدہ
مقصود بالذات - اصلی مقصد - واجب الوجود اللہ تعالیٰ - لوازم عوارض ممتنع الانفکاک -
عوارض عوارض ممکن الانفکاک - غایۃ ما فی الباب - زیادہ سے زیادہ = اسلوب طریق - روش -
شعر - عباراتنا شتی ..... الجمال یشیر یعنی ہمارے الفاظ طرح طرح کے ہیں اور تیرا حسن
تو ایک ہی ہے اور ہر ایک اس جمال کو ظاہر کر رہا ہے شتی جمع شتیت بمعنی مفرق کذا فی المنجد -
مغشی علیہ بے ہوش - جو غشی کی حالت میں ہو - من باب الاولیٰ یعنی بدرجہ اولیٰ -
۲۳ ازل قدم - قبل خلقت = بجزئیات بوجہ جزئی - یعنی ہر ایک چیز کی ہر ایک حالت =
علم قدیم وہ علم جو ہمیشہ سے ہے غیر مسبوق بالعدم = بماہیاتہا الکلیۃ واشخاصہا الجزئیہ
یعنی کل چیزیں علم الٰہی میں اپنی ماہیات کلیہ اور افراد جزئیہ کے ساتھ موجود ہیں اس کے علم
سے کوئی حال باہر نہیں - العلم نقطۃ کثرہا الجاہلون علم ایک نقطہ ہے جسے جاہلوں
نے زیادہ کر دیا ہے یعنی اصل مقصد کیلئے تو مختصر بیان کافی ہے مگر نادان کے سمجھانے
اور ان کے شبہات زائل کرنے کیلئے بڑی بڑی عبارتوں کی ضرورت پڑ جاتی ہے = مرتسم منقش
ضیق - تنگ = صفحہ ۲۴ بلطف واشرف صاف تر و بالا تر = متصرف نمی شود - دخل
نہیں پا سکتا = مجہول الکیفیت جس کی کیفیت معلوم نہیں - متعذر نا ممکن =
انحاء شتی مختلف اقسام = وجوہ مختلفہ - وجوہ مختلفہ صحیح ہے =
ھذا الحق ..... الراسخون فی العلم یہ اس بیان کا خلاصہ ہے جسے
ہمارے مشائخ میں سے بعض محققین نے ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اسے نہیں جانتے سوا ان لوگوں
کے جو علم میں کامل ہیں = و للہ المثل الاعلیٰ اللہ کیلئے بلند مثل ہے آسمانوں میں اور زمین میں
۲۵ منصبغ شود رنگین ہو جاتا ہے ۲۶ کما بین فی المثال جیسا کہ مثال میں بیان کیا گیا =
فافہم ولا تتوہم اسے سمجھ لو اور گرفتار وہم نہ ہو ۲۷ دو جہت دو حیثیتیں =
شعر فکانتا شیئین ..... للرائی - ہماری آنکھوں میں وہ دو چیزیں ہیں (انکی حالت ایسی ہے)
جیسے شیشے کی صفائی شراب کی صفائی میں - کہ علم تو دوسری چیز کی شہادت صاف عقل والوں کیلئے
دیتا ہے - مگر آنکھ دیکھنے والوں کو ایک ہی چیز دکھاتی ہے - ولکنہ مزج .... ثانیا لیکن وہ
تو ایسی لطیف اور صاف آمیزش (دو چیزوں کی) ہے کہ دیکھنے میں ایک چیز ہے اور معرفت دوسری چیز کی
شہادت دیتی ہے ۲۸ در مرایائے متعددہ کئی آئینوں میں = اعوجاج - ٹیڑھا ہونا = استقامت - سیدھا ٹھیک ہونا
ظلال - جمع ظل کی = عکوس جمع عکس کی = سرایت - ساری ہونا = اکابر -
صوفیہ کرام - فقط

محمد احمد